روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 2 جون 2012ء 11 رجب 1433 ہجری 2 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 128

جمع حدیث کا آغاز

دوسری صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے زمانۂ اقتدار (99 تا 101ھ) میں ابوبکر بن حزم کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث لکھ لیا کرو کیونکہ مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے چلے جانے کا خوف ہے اور صرف وہی قبول کرنا جو نبیؐ کی حدیث ہو اور چاہئے کہ علماء علم کو پھیلائیں اور مجلس لگا کر بے علموں کو سکھائیں کیونکہ علم ضائع نہیں ہوتا مگر اس وقت جب وہ بطور ایک راز کے ہو جائے۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرا یہ مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالص کلام لعل کی طرح چمکتی ہے لیکن بایں ہمہ قرآن شریف آپ کی خالص کلام سے بالکل الگ اور ممتاز نظر آتا ہے اس کی وجہ کیا ہے۔

ہر چیز کے مراتب ہوتے ہیں۔ مثلاً کپڑا ہے۔ تو کھدر، ململ اور خاصہ لٹھا محض کپڑا ہونے کی حیثیت سے تو کپڑا ہی ہیں اور اس لحاظ سے کہ وہ سفید ہیں۔ بظاہر ایک مساوات رکھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور ریشم بھی سفید ہوتا ہے، لیکن کیا ہر آدمی نہیں جانتا کہ ان سب میں جدا جدا مراتب ہیں اور ان میں فرق پایا جاتا ہے۔

گر حفظ مراتب نہ کُنی زندیقی

پس جس طرح پر ہم سب اشیاء میں ایک امتیاز اور فرق دیکھتے ہیں۔ اسی طرح کلام میں بھی مدارج اور مراتب ہوتے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام جو دوسرے انسانوں کے کلام سے بالاتر اور عظمت اپنے اندر رکھتا ہے اور ہر ایک پہلو سے اعجازی حدود تک پہنچتا ہے، لیکن خدا تعالیٰ کے برابر وہ بھی نہیں، تو پھر اور کوئی کلام کیونکر اس سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

یہ تو موٹی اور بدیہی بات ہے کہ جس سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ قرآن شریف معجزہ ہے، لیکن اس کے سوا اور بھی بہت سے وجوہ اعجاز ہیں۔ خدا تعالیٰ کا کلام اس قدر خوبیوں کا مجموعہ ہے جو پہلی کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ خاتم النبیّین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے۔ بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔

کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے۔ اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا، اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے، جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپؐ خاتم النبیّین ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں۔ ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔

یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالات تعلیم، کیا باعتبار ثمرات تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی، بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے۔ یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو۔ خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد، خواہ بلحاظ تعلیم، خواہ بلحاظ پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو، یہ معجزہ ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 25)

مکرم طارق احمد صاحب

آف لیہ کی راہ مولیٰ میں قربانی

مکرم طارق احمد صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب (مرحوم) 93/TDA ضلع لیہ کو مورخہ 17 مئی کو اغوا کرنے کے بعد شدید تشدد کا نشانہ بنا کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

مکرم طارق احمد صاحب 93/TDA ضلع لیہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد آپ کی پیدائش سے دو ماہ قبل ہی وفات پا گئے تھے۔ آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کی عمر 41 سال تھی۔ آپ میٹرک پاس تھے۔ ذہین اور قابل انسان تھے۔ مورخہ 17 مئی 2012ء کو مکرم طارق احمد صاحب کو لیہ کے قریبی شہر کروڑ سے واپس آتے ہوئے نامعلوم افراد نے تقریباً 4:30 بجے شام اغواء کر لیا اور کسی نامعلوم جگہ پر لے گئے۔ اغواء کاروں نے مرحوم کے ہاتھ اور پاؤں باندھ دیئے اور شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ تشدد کے دوران مرحوم کا ایک پاؤں، کندھا اور پسلیاں توڑ دیں۔ دونوں گھٹنوں پر کیلوں کے نشان تھے، ایک آنکھ پر کاری ضربیں لگائی گئی تھیں اور سر پر بھی بے انتہا تشدد کیا گیا تھا۔ بعد از تشدد اغواء کاروں نے مرحوم کے سر میں فائر کر کے قتل کر دیا اور ایک ڈرم میں ڈال کر شہر کے قریب واقع نہر راجن شاہ میں پھینک دیا۔ نہر بند تھی ورنہ ہو سکتا ہے مرحوم کی نعش بھی ورثاء کو نہ ملتی۔ پولیس کو ان کی گمشدگی کے بارہ میں رپورٹ درج کروائی گئی تھی۔ اگلے روز مورخہ 18 مئی کو پولیس نے فون کیا اور بتایا کہ ہمیں ایک نعش ملی ہے آ کر چیک کر لیں۔ مرحوم کے لواحقین نعش دیکھنے پہنچے تو پہچان ہی نہ سکے۔ تشدد کی وجہ سے چہرہ تو بالکل بھی پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ مرحوم کی نشاندہی کپڑوں سے کی گئی۔

باقی صفحہ 7 پر

3

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ہالینڈ

ڈچ مہمانوں سے خطاب۔ اخبار کو انٹرویو۔ ممبر پارلیمنٹ اور لوکل کونسل سے ملاقات۔ خطبہ نکاح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

19 مئی 2012ء

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

جلسہ خواتین سے خطاب

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔ دوپہر بارہ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ ہالینڈ نے جلسہ کی انتظامیہ کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور خواتین نے والہانہ نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ منصورہ بٹ صاحبہ نے کی اور بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ سورۃ احزاب کی آیت 36 کی تلاوت کی گئی۔

اس کے بعد محترمہ فریحہ الطاف صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

خدا سے چاہیے ہے لَو لگانی
کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے نام درج ذیل ہیں۔ عزیزہ نور السحر محبوب صاحبہ، عزیزہ عصمت چوہدری صاحبہ، عزیزہ نائلہ نیلوفر حفیظ صاحبہ۔

بعد ازاں بارہ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

(اس خطاب کا خلاصہ روزنامہ الفضل 23 مئی 2012ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دوپہر ایک بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد ایک بچی کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

بعد ازاں لجنہ اور بچیوں کے مختلف گروپس نے اردو، عربی اور ڈچ زبان میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ایک بجکر پچپن منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ڈچ مہمانوں سے ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈچ مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کے لئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ہالینڈ کے مختلف شہروں سے آنے والے ڈچ مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو ڈاکٹر ایمن عودہ صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

میئر کا ایڈریس

بعد ازاں علاقہ نن سپیٹ (Nunspeet) کے میئر DHA Van Hemhen نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

ہمارے ملک میں چرچ اور گورنمنٹ الگ الگ اپنے دائرہ کار میں سرگرم عمل ہیں اور ایک دوسرے کے کام میں دخل نہیں دیتے۔ ہمارے ملک میں ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے مذہب کا عزت و احترام کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر فتوے نہیں لگاتے۔ ہم ایک خوبصورت ملک میں رہتے ہیں اور ہمارا شہر بھی بہت خوبصورت ہے۔ ہم آزادی ضمیر پر یقین رکھتے ہیں۔ میں آپ سب کو اس جلسہ کی مبارکباد دیتا ہوں اور آپ سب کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van Bommel نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا۔

ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ایک دوسرے کی عزت کریں۔ ایک دوسرے کو برداشت کرنا ضروری ہے۔ ہالینڈ میں بھی بعض لوگ برداشت کی حدوں سے تجاوز کرتے رہتے ہیں۔ آج کی دنیا میں مذہبی لوگ انتہاء پسندوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ دنیا کے عیسائی ملکوں میں اور مسلمان ملکوں میں اپنے مذاہب کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔

موصوف نے کہا پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ممبران پر بہت ظلم روا رکھا جا رہا ہے۔ مجھے پاکستان جانے کا بھی موقع ملتا رہتا ہے اور وہاں کی حکومت سے پاکستانی احباب کے حقوق کے بارہ میں آواز اٹھانے کا موقع ملتا رہتا ہے۔

مجھے بہت خوشی ہے کہ میں آج خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں اس جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ آخر میں آپ سب کو اس جلسہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

حضور انور کا خطاب

بعد ازاں پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

معزز مہمانان کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور سلامتی نازل ہو۔

آج یہاں کی احمدیہ...... کمیونٹی کے نیشنل صدر نے مجھ سے درخواست کی کہ میں آپ سے جو ہمارے دوست ہیں مخاطب ہوں۔ اصل میں یہ پہلا موقع ہے کہ میں ہالینڈ میں ایسے احباب سے براہ راست مخاطب ہوں جو کہ ہماری کمیونٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سب یہاں پر یہ امید لے کر آئے ہوں گے کہ میں آپ کے سامنے (دین) کی اصل تعلیمات پیش کروں اور میری تقریر بنیادی طور پر اسی موضوع پر ہوگی۔

تاہم اصل مضمون کی طرف آنے سے قبل میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے اس تقریب میں شامل ہوئے ہیں۔ اس شکریہ کا اس لحاظ سے بھی جواز ہے کہ آپ لوگ مختلف مذاہب سے تعلق ہونے یا مختلف عقائد رکھنے کے باوجود اس تقریب میں شرکت کر رہے ہیں۔ میرے آپ کا شکر گزار ہونے کی ایک اور خاص وجہ یہ بھی ہے کہ چند سالوں سے ہالینڈ میں ایک خاص گروہ اسلام کی ایک بھیانک ترین شکل پیش کر رہا ہے اور آپ لوگوں نے ایک ایسی تقریب میں شامل ہونے کی حامی بھری ہے کہ جس کا انعقاد ایک ...... گروہ نے کیا ہے اور اس لئے آئے ہیں کہ آپ ...... کا بھی موقف سنیں اور یہ بات درحقیقت اس چیز کی نشاندہی کرتی ہے اور ثابت کرتی ہے کہ آپ لوگ برداشت کے اعلیٰ معیار رکھتے ہیں اور کھلے دل و دماغ کے مالک ہیں۔ آپ لوگوں نے ثابت کیا ہے کہ آپ لوگ واقعی منصفانہ اور کھری سوچ رکھتے ہیں جس کے تحت آپ نے بدنیتی پر مبنی افواہوں اور پروپیگنڈہ پر انحصار کرنے کی بجائے یہ ارادہ کیا ہے کہ آپ لوگ خود آ کر دیکھیں اور حقیقت کی جانچ کریں۔ میں اس کے لئے آپ کا معترف ہوں کیونکہ حقیقت میں یہ ایسی اقدار ہیں جو انصاف کو قائم کرتی ہیں اور جو امن، حفاظت اور مفاہمت کی بنیاد رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ اندھا دھند افواہوں اور سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کریں بلکہ کسی بھی رائے قائم کرنے سے پہلے سنی ہوئی بات کی مکمل تصدیق کرنی چاہئے۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا اور ہر سنی سنائی بات پر بغیر تحقیق کے یقین کرے تو اس سے غلط فہمیاں اور شکایات پیدا ہو سکتی ہیں اور پھر یہ غلط فہمیاں، بدامنی اور جھگڑوں پر منتج ہو سکتی ہیں۔ اس لئے یہ جو بظاہر چھوٹی اور معمولی سی بات ہے حقیقت میں یہ معاشرہ کا امن برباد کر سکتی ہے۔

اس تمام پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے میں انتہائی خوش ہوں کہ آپ آج یہاں تشریف لائے ہیں اور آپ کا یہاں آنا آپ کے اعلیٰ اخلاقی معیار کی عکاسی کرتا ہے۔ اس لئے میرا یہ اولین فرض ہے کہ ایسا مثبت ردعمل ظاہر کرنے پر میں اپنے دلی جذبات تشکر آپ کو پیش کروں اور ان مختصر الفاظ کے بعد میں مختصر طور پر آپ کے سامنے (دین) کی سچی تعلیمات بیان کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہر سچے ...... کے لئے بانی اسلام حضرت محمد ﷺ رہبر اور راہنما ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں تمام اخلاقی تعلیمات ایسی باریکی اور گہرائی سے بیان کیں کہ زندگی کا چھوٹے سے چھوٹا پہلو بھی ان سے باہر نہیں رہا۔ بظاہر یہ وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو کہ حقیقت میں ایک ہم آہنگ معاشرہ کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر آنحضرت ﷺ نے ......کو یہ نصیحت کی کہ ہمیشہ اچھا سلوک کرنے والے کا شکریہ ادا کریں اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا اور جو خدا کا شکر ادا نہیں کرتا وہ پورے طور پر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی جذب نہیں کر سکتا۔ اگر ایک......محض خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پانے کی نیت اور امید سے نیکی کی راہ اختیار کرتا ہے تو اس کا ہر عمل درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کے عین مطابق ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین) تمام ...... سے دو ہی اصولوں کی پاسداری چاہتا ہے۔ پہلا یہ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کیا جائے اور دوسرا یہ کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کئے جائیں۔ یہ (دین) کی بنیادی تعلیمات ہیں۔ یہ دونوں مقاصد صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں کہ جب ایک شخص کا دل پاکیزگی، نیک نیتی اور اچھے کام کرنے کی خواہش کی آماجگاہ ہو۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے بے انتہاء پیار کرتا ہے اور اس پیار کی ایک مثال یہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ تمام لوگ ایک دوسرے سے باہمی محبت، الفت اور عزت سے پیش آئیں تا کہ وہ خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضل حاصل کر سکیں۔ اپنی مخلوق کے لئے خدا تعالیٰ کی اس محبت کی سب سے اعلیٰ مثال وہ کامل اور بے مثل راہنمائی ہے جو قرآن کریم کی صورت میں اس نے تمام بنی نوع انسان کے لئے نازل فرمائی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ذکر کیا ہے جو ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو یہ بھی حکم صادر فرمایا ہے کہ وہ ہر حال میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ یہاں میں ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ نہ ہی قرآن کریم نے اور نہ ہی آنحضرت ﷺ نے کہیں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ انہیں صرف مسلمانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کی رحمت تمام انسانوں تک بغیر کسی تفریق مذہب و عقیدہ کے وسیع ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ صرف انسانوں کے لئے ہی رحمت بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ تمام جانوروں اور جاندار چیزوں کے لئے بھی رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ اگر ایک شخص کو خاص طور پر بھیجا ہی اس لئے گیا ہو کہ وہ محبت و الفت کا منبع ہو اور تمام دنیا سے درگزر کا سلوک کرے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کبھی اس کی تعلیمات کسی فرد بشر کے لئے نقصان یا تکلیف کا باعث ثابت ہو جائے اور اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ اس شخص کے اعمال اور افعال کسی بھی صورت میں کسی کے حقوق پامال کرنے والے یا کسی بھی طور نقصان کرنے والے ہوں۔

اس کے برعکس لازم ہے کہ ایسا شخص جو یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ دوسروں سے شفقت اور رحمت کا سلوک کرے وہ لوگوں کو فائدے پہنچانے کے لئے خود سخت تکلیف اور غم برداشت کرے۔ بعینہٖ ایسا ہی ہم آنحضرت ﷺ کی سیرت اور حیات طیبہ کو پاتے ہیں اور اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ہر عمل صرف اور صرف ان تعلیمات پر مبنی تھا جو کہ خدا تعالیٰ کی طرف آنحضرت ﷺ کو وحی کی گئیں۔ یہاں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ......ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ نبوت کا سلسلہ جو خدا تعالیٰ نے جاری کیا تھا آنحضرت ﷺ کی ذات میں اپنے تمام نقطہ کمال تک پہنچ گیا۔ ہم آنحضرت ﷺ کو آخری شرعی نبی مانتے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ تعلیم جو آنحضرت ﷺ کو قرآن کریم کی صورت میں وحی کی گئی، آخری اور کامل تعلیم ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہدایت جو قرآن کریم بیان کرتا ہے وہ عالمگیر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے گزشتہ انبیاء کی تاریخ پر ایک سرسری سی نظر دوڑائیں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ لوگ اور قومیں جنہوں نے انبیاء کا انکار کیا بالآخر ہمیشہ وہی خدا تعالیٰ کی سزا کے مورد ٹھہرے اور یہ بھی کہ ایسی سزائیں مختلف طریق سے وارد کی گئیں۔ بعض طاقتیں اور قومیں اسی زندگی میں تباہ کی گئیں اور بعض ہمارے عقیدہ کے مطابق آخرت میں خدا تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ٹھہرے۔ اسی طرح جب اسلام کی تعلیم آنحضرت ﷺ پر وحی کی گئی تو آنحضرت ﷺ کو یہ بھی یقین تھا کہ وہ وہ لوگ بھی جنہوں نے نہ صرف اس تعلیم کا انکار کیا بلکہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی مخالفت اور ان پر مظالم ڈھانے میں ہر حد پھلانگ گئے، چاہے اسی دنیا میں یا آخرت میں خدا کے غضب کے وارث ٹھہریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں کہ آنحضرت ﷺ تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے اور اس کا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ مسلسل پریشان اور بیتاب رہتے کہ بنی نوع انسان عذاب الٰہی سے بچ جائے اس لئے سارا دن اسلام کی راہ میں انتھک محنت کرنے کے بعد عملی طور پر آنحضور ﷺ بلاناغہ رات بھر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہتے اور التجائیں کرتے رہتے کہ لوگ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں۔ آنحضور ﷺ کی اس بے چینی کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو براہ راست وحی میں مخاطب کیا جیسا کہ قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ:

''کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے''۔ (الشعراء:4)

یہ آیت بڑی خوبصورتی سے انسانیت کے لئے اس بے مثال محبت اور رحم کا اظہار کرتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے دل میں جاگزیں تھی۔ یہی محبت تھی کہ آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ لوگ اپنے خالق کو پہچان سکیں اور یہ کہ لوگ ہر قسم کی بت پرستی اور شرک کے عقائد کو چھوڑ دیں۔ آنحضرت ﷺ کی شدید خواہش تھی کہ انسان یہ یقین محکم رکھتا ہو کہ تمام قوتوں کا سرچشمہ خدائے واحد ہے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ خواہش اس لئے تھی کہ وہ جانتے تھے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کریں گے وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے وارث ٹھہریں گے۔ اس طرح جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی یہ غمزدہ حالت دیکھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کی تاکید کی کہ وہ ایسا نہ کریں کہ اس غم میں فنا ہی ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صرف پیغام پہنچانے، نصیحت کرنے اور لوگوں کی خدا کی طرف راہنمائی کرنے کا کام سونپا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی تاکید کی گئی کہ ہدایت دینے والی صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے، وہ جسے چاہتا ہے سچائی کی طرف ہدایت دیتا ہے لہٰذا اسلام قبول کرنے کا آخری مرحلہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی عبور کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ بقرہ آیت 257 میں دوٹوک الفاظ میں بیان فرما دیا ہے کہ ''دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے''۔

اس لئے اسلام کے مطابق تمام لوگوں کو کسی بھی مذہب کے اختیار کرنے یا نہ کرنے کا پورا حق ہے کیونکہ یہ خدا اور انسان کے آپس کا معاملہ ہے۔ اسلام نہ تو دینی معاملات میں جبر کی تعلیم دیتا ہے اور نہ ہی اسلام جبر کے ذریعے پھیلا ہے، جیسا کہ اکثر اسے غلط الزام دیا جاتا ہے۔ اسلام بڑے دوٹوک الفاظ میں یہ تعلیم دیتا ہے کہ کسی کو بھی کوئی مذہب اختیار کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کو کوئی مذہب اختیار کرنے کے لئے طاقت استعمال کرتے ہوئے مجبور کیا گیا ہو اور دل میں اس کے سچا ہونے کا یقین نہ ہو، تو جب بھی کوئی موقع میسر آئے گا تو ایسا شخص فوراً اس مذہب کو چھوڑ دے گا۔ یہ ایک ابدی حقیقت ہے کہ دلوں اور ذہنوں کو طاقت کے ذریعے کبھی بھی فتح نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر ہم ابتدائی مسلمانوں کی مثال لیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنے ایمان اور اسلام کی خاطر عظیم قربانیاں دیں۔ ابتدائی مسلمانوں کی اکثریت یا تو بہت غریب لوگ تھے یا پھر غلام تھے اور اسلام قبول کرنے کے باعث انہیں ہولناک ظلم و ستم برداشت کرنا پڑے لیکن وہ کبھی بھی کفر کی طرف نہ لوٹے اور نہ کبھی ایمان چھوڑا۔ اگر ہم مزید ابتدائی اسلام کا جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ مکہ میں مشکلات اور مظالم کے ایک طویل عرصہ کے بعد وہ مدینہ ہجرت پر مجبور کر دیئے گئے۔ اگر مذہب اسلام ان کے دلوں میں رچ بس نہ گیا ہوتا اور اگر اس کی صداقت پر ان کا ایمان پختہ نہ ہوتا تو مسلمانوں کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ایسی مشکلات اور مصائب کو برداشت کرتے اور اس کی خاطر اپنے وطن کو خیرباد کہہ دیتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہجرت کے بعد مسلمانوں کی حالت، جنہیں مکہ میں سنگین مخالفت کا نشانہ بنایا گیا تھا، نمایاں طور پر بہتر ہو گئی اور ان کی تعداد بھی بڑھنا شروع ہو گئی۔ ہجرت کے بعد کے اس دور کے متعلق اسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ چونکہ ہجرت کے بعد مسلمانوں کی حالت بہتر ہو گئی اس لئے مسلمانوں نے کافروں کے خلاف جنگ و جدل کا فیصلہ کیا۔ تاہم اس الزام کی کوئی بھی بنیاد نہیں ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں اور یہ صرف مخالفین اسلام کے جھوٹے پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں کے مدینہ ہجرت کے بعد جو سب سے پہلے جنگ ہوئی وہ غزوہ بدر تھی۔ تمام تاریخی واقعات اس حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ اس وقت جو مسلمانوں کو میسر تھا وہ غیر مسلموں کی فوجی صلاحیت کے مقابل پر کچھ بھی نہ تھا۔ مسلمانوں کی فوج کفار کی فوج کے ایک تہائی سے بھی کم تھی۔ اس کے علاوہ کفار کو ہتھیار اور جنگی ساز و سامان وافر تعداد میں میسر تھا جبکہ مسلمانوں کے پاس اپنے دفاع کے لئے صرف چند تلواریں اور تیر تھے۔ یہ الزام بھی سراسر غلط ہے کہ اس جنگ کا آغاز مسلمانوں کی طرف سے ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ جنگ مسلط کی گئی تھی۔ وہ کفار جنہوں نے مسلمانوں کو مکہ سے نکلنے پر مجبور کیا تھا، انہوں نے مدینہ میں بھی ان کو امن سے جینے نہ دیا اور اس مخالفت میں وہ مسلمانوں کی دہلیز تک آ پہنچے اور شدید حملہ کیا۔ مسلمانوں کے دل اس قدر پختہ ایمان اور یقین سے پُر تھے کہ انہوں نے انتہائی بے خوفی اور بے مثال بہادری سے اپنا دفاع کیا۔ یہ بہادری اور

ایمانی حالت ظاہر کرتی ہے کہ انہیں زبردستی مسلمان نہیں بنایا گیا تھا بلکہ ان کا ایمان درحقیقت سچا تھا۔ وسائل اور افرادی قوت میں ایک بڑے خلاء کے باوجود مسلمانوں نے ایک بڑی فتح پائی اور یہ فتح ایک عظیم الشان نشان تھا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت ان کے ساتھ تھی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ جنگ ایک دفاعی جنگ تھی اور یہ جنگ خدا تعالیٰ کی طرف سے جوابی حملہ کی اجازت کے بعد ہی ہوئی اور وہ وجہ جس کے باعث یہ اجازت دی گئی قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ:

''ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے''۔ (الحج:41،40)

ان آیات کو سن کر آپ اس بات کو محسوس کریں گے کہ قرآن کریم میں دفاعی جنگوں کی اجازت صرف مسلمانوں کی حفاظت کے لئے نہیں دی گئی بلکہ حقیقت میں اس اجازت کے تحت مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ وہ تمام دیگر مذاہب کے معابد کی حفاظت کریں۔ یقیناً آنحضرت ﷺ کے اور آپ ﷺ کے خلفائے راشدین کے زمانہ میں جب تک اسلام اپنی اصل شکل میں قائم رہا کبھی بھی مسلمانوں نے کسی جنگ کا آغاز نہ کیا اور جہاں بھی وہ جنگ پر مجبور کئے گئے وہاں انہیں آنحضرت ﷺ کی جانب سے جنگی قوانین کے متعلق سخت ہدایات دی گئیں۔ مثلاً آنحضرت ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جنگ کے دوران کوئی بھی گرجا یا کسی بھی مذہب کی عبادت گاہ تباہ نہیں کی جائے گی۔ یہ ہدایت دی گئی کہ کسی بھی پادری یا کوئی اور مذہبی شخصیت کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ یہ ہدایت دی گئی کہ کوئی عورت، بچہ یا بوڑھا تکلیف نہ دیا جائے۔ یہ ہدایت دی گئی کہ کوئی بھی مسلمان کسی ایسے فرد پر حملہ نہیں کرے گا جو کہ پہلے حملہ نہیں کرتا یا جو پہلے تلوار نہیں اٹھاتا اور یہ ہدایات صرف انسانوں کی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر تھیں، جیسا کہ ہدایت تھی کہ جنگ میں کوئی درخت نہ کاٹا جائے اور نہ کوئی فصل تباہ کی جائے اور یہ تمام ہدایات قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کے مطابق ہیں۔ یہ حقیقی اسلام تھا اور یہی حقیقی اسلام ہے۔

آجکل ہم اس تعلیم کی واضح خلاف ورزی دیکھتے ہیں کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں اندھا دھند فائرنگ کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ گنجان آباد شہروں اور قصبات کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور معصوم سویلین افراد ہلاک ہو رہے ہیں اور ان کے گھر تباہ ہو رہے ہیں۔ اس خلاف ورزیوں نے ماحول کو بھی نہیں چھوڑا اور ہم دیکھتے ہیں کہ درخت اور فصلیں تباہ کی جارہی ہیں۔

یہ جو میں نے سب بیان کیا ہے اس کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو انتہاپسندی اور دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے؟ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مکہ کے ابتدائی مسلمانوں پر بے انتہاء مظالم ڈھائے گئے۔ میں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں جو کہ ایک لوہار کے متعلق ہے جو کہ مخالفین اسلام میں سے تھا۔ یہ جان کر کہ اس کا غلام مسلمان ہو گیا ہے اس لوہار نے اس غلام کو انتہائی ہولناک اذیت پہنچائی۔ وہ لوہار اپنے غلام کو بار بار دہکتے کوئلوں پر ڈالتا اور یہ صرف اس وجہ سے کہ وہ غلام یہ کہتا تھا کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ اس غلام کو زبردستی کوئلوں پر اتنے لمبے دورانیہ تک رکھا جاتا کہ کوئلے بھی اس کی جلد کے پگھلنے سے بجھ جاتے۔ اس قسم کی سنگین اور بربریت کے باوجود بھی جب فتح مکہ ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے رحمت کی بے مثال تاریخ رقم کرتے ہوئے ان سب کو معاف فرما دیا جنہوں نے بہت سالوں تک مسلمانوں کو بری طرح اذیت میں ڈالے رکھا۔ یہ معافی غیر مشروط طور پر دی گئی قطع نظر اس کے کہ کوئی اسلام قبول کرے یا نہ کرے۔ وہ واحد شرط جو آنحضرت ﷺ نے رکھی وہ یہ تھی کہ یہ لوگ آئندہ مسلمانوں کے خلاف جنگ نہیں کریں گے۔ رحمت اور شفقت کی یہ لاجواب مثال اس قدر حیرت انگیز تھی کہ اس نے باقی ماندہ دشمنان اسلام کے دل جیت لئے۔ یہ آنحضرت ﷺ حضرت محمد ﷺ اور اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات ہیں۔

افسوس کے ساتھ میں اس بات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ آجکل بعض مسلمان گروہ اس طور پر اسلام کی تصویر پیش کر رہے ہیں جو کہ ان تعلیمات سے سراسر مختلف ہے اور اسی طرح بعض مسلمان ممالک بھی اپنی پالیسیز اور اعمال میں ان اصل تعلیمات کی پاسداری نہیں کر رہے۔ لیکن اس کا الزام آنحضرت ﷺ یا قرآن کریم پر نہیں دیا جاسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی...... ان حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جو آنحضرت ﷺ اپنے ساتھ لائے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے خود یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ مستقبل میں روحانی طور پر ایک سیاہ دور آئے گا ...... اس دور میں اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو ظاہر فرمائے گا۔ اسے دنیا میں دوبارہ سے (دین) کی اصل تعلیمات زندہ کرنے کی غرض سے بھیجا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے مزید یہ بھی تاکید فرمائی تھی کہ جب وہ شخص آجائے تو تمام...... اس کو تسلیم کریں۔ ہم احمدی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ جس مسیح موعود و مہدی معہود کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ دراصل بانی جماعت احمدیہ کی ذات اقدس ہی ہے جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اپنی زندگی میں انہوں نے (دین) کی حقیقی اور اصل تعلیم پر عمل کیا اور یہ انہی کی ہدایت کا نتیجہ ہے کہ ہماری جماعت یعنی احمدیہ...... جماعت دنیا بھر میں محبت، رحمت اور امن کا پیغام پھیلا رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے خود وہ مقاصد بیان فرمائے ہیں کہ جن کے حصول کے لئے انہیں بھیجا گیا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ ان کے بھیجے جانے کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کو خدا کے قریب لانا ہے اور انسانوں کی توجہ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف دلانا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اس مقصد کے لئے بھی بھیجا گیا کہ وہ تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کریں اور (دین) کی سچی تعلیمات یعنی محبت، الفت، امن اور سچی انسانی اقدار کا قیام کریں گے۔ اس لئے ہم احمدی تمام دنیا میں خاص ان تعلیمات کو فروغ دیتے ہیں۔ جب کوئی مخالف اسلام ہماری مقدس کتاب قرآن کریم یا ہمارے مقدس نبی حضرت محمد ﷺ کو ہنسی اور تمسخر کا نشانہ بناتا ہے یا ان پر غلط اور بے بنیاد الزامات لگاتا ہے، تو یہ طبعی طور پر ہمارے طبائع پر اثر کرتا ہے، ہمارے جذبات کو بری طرح مجروح کرتا ہے اور ہمیں تکلیف دیتا ہے۔ مزید برآں متفرق فرقوں سے دیگر اور بہت سے...... بھی ہیں جنہیں ان پریشان کن اقدامات کی وجہ سے شدید ٹھیس پہنچتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر سے میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم کبھی بھی غلط یا نامناسب رویہ اختیار نہیں کرتے اور کبھی بھی بدلہ لینے کا خیال دل میں نہیں لاتے۔ ہم کبھی بھی قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے۔ اس کی بجائے ہم (دین) کی سچی اور خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں کوشاں رہتے ہیں اور اس طرح سے ہم اپنے مذہب کے بارے میں اٹھنے والے تمام شکوک و شبہات دور کرتے ہیں۔ دکھ کی بات ہے کہ بعض اسلامی گروہ اور بعض انفرادی حیثیت میں مسلمان بالکل غلط طریق پر اپنے اشتعال کو ظاہر کرتے ہیں، جوابی کارروائی کرتے ہیں اور بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح معاشرہ میں بدامنی کا باعث بنتے ہیں۔

میں آج اس تقریب کے ذریعے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں ہمیشہ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا احترام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور میں آپ سب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہماری ان کوششوں میں ہماری مدد کریں تا کہ ہم اس اہم مقصد کو حاصل کرسکیں۔ ہمیں لازمی طور پر معاشرہ میں امن اور مفاہمت کو فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کا متبادل یہ ہوگا کہ نفرت اور تنازعوں کی یہ سلگتی آگ بھڑکتی رہے گی اور بالآخر تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور یہی میری دعا اور خواہش ہے کہ آپ سب پورے معاشرہ میں محبت، الفت، مفاہمت اور بھائی چارہ قائم کرنے کے لئے ہماری مدد کریں۔ میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے حلقہ اثر میں ایک دوسرے کی عزت و تکریم کرنے کی اہمیت کو اجاگر کریں کہ یہی وہ واحد راہ ہے جس کے ذریعے ہم دنیا کو آنے والی تباہی سے بچاسکتے ہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی غالب اکثریت میں بدامنی اور مایوسی بہت حد تک رجحان پاچکی ہے۔ اگر اس کو جاری رہنے دیا گیا تو یہ تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے اور ایسی جنگ کا حتمی نتیجہ ایک بھاری تباہی ہے۔ ایسی تباہی کہ ہم نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی۔ اللہ دنیا کی حالت پر رحم کرے اور کاش کہ تمام بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے اور آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت کو سمجھیں۔ کیونکہ یہ وہ واحد راستہ ہے کہ جس کے ذریعے سے دنیا اس عظیم الشان تباہی سے بچ سکتی ہے۔

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمت کی اور اپنے اوقات میں سے وقت نکال کر ہمارے ساتھ کچھ وقت گزارا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین صلہ دے۔ بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجکر پچپن منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van سے گفتگو فرمائی۔

تقریب کے مہمان

آج کی اس مجلس میں مجموعی طور پر 135 ڈچ مہمان شامل ہوئے۔ جن میں ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van Bommel، ٹن سپیٹ کے میئر Van Hemmen Almere شہر کی سٹی کونسل کے دو ممبر Mr. Frans Mulckhuijse، Mrs. Saba Sarfraz Drunen شہر کی سٹی کونسل کے Mr. Peter Van Elshout، رومانیہ کی ایمبیسی کے منسٹر کونسلر Itefan

Porojan، روانڈا (Rawanda) کی ایمبیسی کے منسٹر کونسلر Guillaume Kavaruganda، Amstelveen شہر کی پبلک لائبریری کا ڈائریکٹر Mr. Pieter Van Dijk شامل تھے۔

اس کے علاوہ آنے والے ان مہمانوں میں پروفیسرز، ٹیچرز، جرنلسٹ، وکلاء، ریفیوجی آرگنائزیشن کے نمائندے، فری میسن کے دو نمائندے، بزنس مین، سکھ کمیونٹی کے نمائندے اور بینن، ترکی اور مراکش سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

ہالینڈ کے نیشنل اخبار روزنامہ Trouw، نیشنل اخبار Reformatorisch Dagblad اور ھیگ کے اخبار Leidschedagblad کے نمائندے بھی اس تقریب کو پرنٹ میڈیا میں کوریج دینے کے لئے موجود تھے۔

اخبار کو انٹرویو

اس تقریب کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں اخبار Reformatorisch Daglad کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لیا۔

جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ مسیح علیہ السلام خدا کا بیٹا ہے اور اس نے آخری دنوں میں دوبارہ آنا ہے جبکہ احمدی کہتے ہیں کہ مسیح موعود کی شکل میں آچکا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی نہیں جانتا کہ آخری دن کب ہوگا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب ہر چیز خراب ہو جائے گی، دین مذہب میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا اور اصل تعلیمات بھلا دی جائیں گی تو ان کو ریفارم کرنے کے لئے، دین کے احیائے نو کے لئے مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی ہوگی اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ پرانا مسیحؑ نہیں آئے گا بلکہ اس کا مثیل ہو کر نیا مسیح آئے گا اور وہ آچکا ہے اور قادیان (انڈیا) سے حضرت مرزا غلام احمد قادیان نے یہ دعویٰ فرمایا کہ جس مسیح کا تم انتظار کر رہے ہو وہ میں ہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا یہ خدا کا قانون ہے کہ جو مر جائے وہ دوبارہ نہیں آسکتا۔ حضور انور نے فرمایا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا تو اس وقت کے یہود نے آپؑ پر یہ اعتراض کیا تھا کہ ہم تو ایلیا نبی کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ سے پہلے تو ایلیا نبی نے آنا تھا اور آپ کی بعثت ثانی ہونی تھی۔ تو اس پر حضرت عیسیٰؑ نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ جس ایلیا کا تم انتظار کر رہے ہو وہ یوحنا یعنی حضرت یحییٰؑ ہیں چاہو تو تم مانو، چاہو تو نہ مانو۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ ملینز لوگوں کے لیڈر ہیں کہ آپ پر کام کا پریشر ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہاں پریشر تو ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ طاقت اور قوت دیتا ہے اسی کی مدد اور نصرت سے اپنی ذمہ داری ادا کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یورپ کے ایک سیاستدان سے بات ہو رہی تھی۔ جب میں نے اسے بتایا کہ میں ہر جمعہ خطبہ دیتا ہوں جو قریباً ایک گھنٹہ کا ہوتا ہے۔ کہنے لگا کہ یہ تو بڑا مشکل کام ہے۔ حضور انور نے فرمایا صرف خطبہ ہی نہیں دیتا بلکہ ایسے مضامین اور باتیں بیان کی جاتی ہیں جو عقل والی ہوں، لوگوں کی راہنمائی کے لئے ہوں اور ان کے مسائل اور مشکلات حل کرنے والی ہوں اور ہر ایک کے لئے اس میں راہنمائی موجود ہو۔ پھر یہ خطبہ ساری دنیا میں Live نشر ہوتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف خدا تعالیٰ کا نبی بغیر گناہ کے ہوتا ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ ہم آپ کی اتباع کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ جتنا آپؐ کے قریب ہو سکیں، ہوں۔

ہالینڈ میں ہونے والے الیکشن کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ فیصلہ تو ہالینڈ کے لوگ ہی کریں گے۔ لیکن جو لوگ دوسرے مذاہب کی عزت نہیں کرتے اگر وہ پاور میں آجائیں تو پھر سوسائٹی میں معاشرہ میں بے چینی پیدا ہوگی اور معاشرہ کا امن تباہ ہوگا۔ اصل یہ ہے کہ ہر ایک کی عزت کی جائے اور ہر ایک سے محبت و پیار اور اخوت کا سلوک ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جونن سپیٹ کا علاقہ ہے یہ بائیبل بیلٹ کہلاتا ہے۔ یہ مذہبی خیالات والے لوگ آباد ہیں۔ تو اس ایریا سے کتنے فیصد لوگ باقاعدہ چرچ جاتے ہیں۔ تو اس پر جرنلسٹ نے کہا قریباً پچاس فیصد ایسے ہیں جو چرچ جاتے ہیں۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ریگولر نہیں جاتا۔ بلکہ کرسمس کے موقع پر جاتا ہے یا سال میں کوئی خاص تقریبات ہوں تو جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا بالکل ایسے ہی ہے جیسے بعض مسلمان سال میں صرف عید کے موقع پر ہی مسجد آتے ہیں۔ تو یہی مذہبی بگاڑ ہے تو ضروری تھا کہ اس زمانہ میں مصلح آئے تو ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو مصلح، ریفارمر آنا تھا وہ آچکا ہے۔

حضور انور نے جرنلسٹ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مسیحؑ کی آمد ثانی کے جو بھی نشانات تھے وہ تو سب پورے ہو چکے ہیں۔ یہی اس کے آنے کا وقت اور زمانہ ہے۔ اب اس کو آنا چاہئے تھا۔ اگر نہیں آتا تو آپ لوگوں کو سوچنا چاہئے۔ اس پر جرنلسٹ خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

اس انٹرویو کے پروگرام کے بعد ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van Bommel حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے دفتر آئے۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ آج اس پروگرام میں المیرے (Almere) سے بڑا وفد آیا ہے۔ جس میں ممبر پارلیمنٹ کے علاوہ سوشلسٹ پارٹی کے سٹی کونسلرز بھی آئے ہیں۔ المیرے وہ شہر ہے جہاں جماعت احمدیہ ہالینڈ کی ایک نئی (بیت) تعمیر ہونی ہے۔ کونسل نے جگہ کی منظوری دے دی ہے۔

حضور انور نے ممبر پارلیمنٹ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ ایک سال کے اندر انشاء اللہ العزیز بیت کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ اس سال ستمبر میں ہالینڈ میں پارلیمنٹ کے الیکشن ہیں۔ جو اس وقت جائزے لئے جا رہے ہیں ان میں سوشلسٹ پارٹی کی پوزیشن مضبوط ہے۔ ممبر پارلیمنٹ نے کہا ہم سے یہی ہو رہا ہے کہ ہم ایک سیٹ کے فرق سے کبھی اوپر اور کبھی نیچے آجاتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس کا مطلب ہے اس دفعہ پھر برابر کا مقابلہ ہوگا اور Coalition گورنمنٹ ہوگی اور کوئی بھی واضح اکثریت حاصل نہیں کر سکے گا۔

اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ ایسا کبھی بھی نہیں ہوا کہ کسی پارٹی نے انتخابات میں اکثریت حاصل کی ہو اور اپنی حکومت بنائی ہو۔ بلکہ ہمیشہ Coalition حکومت ہی رہی ہے۔ اب اس وقت بھی جو حکومت ہے وہ Coalition ہی ہے اور اس میں تین پارٹیاں لبرل، کرسچین ڈیموکریٹ اور ولڈرز کی ہیں۔ اس وقت پارلیمنٹ میں مجموعی طور پر دس پارٹیوں کی نمائندگی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ موجودہ حکومت بعض کرائسز میں فیل ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کی مقبولیت کا گراف گرا ہے اور لوگ اپنا رویہ ظاہر کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یو۔کے میں بھی بعض جگہ کونسل کے انتخابات میں حکومتی پارٹی کنزرویٹو نے اپنی سیٹیں گنوائی ہیں اور ان کی جگہ لیبر پارٹی کامیاب ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا فرانس میں دیکھ لیں کچھ عرصہ قبل سابق صدر سرکوزی پسندیدہ تھا اب چند ماہ میں سب کچھ بدل گیا۔ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ ہالینڈ میں بھی سب سیاستدان حیران ہیں کہ ایک سال قبل ہم کہاں تھے اور آج کہاں ہیں۔

افغانستان کی جنگ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا یہ تو ایک گوریلا وار ہے۔ جب آمنے سامنے فوجیں ہوں تو ایک کامیابی حاصل کر لیتی ہے اور جنگ ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن یہاں یہ صورت نہیں ہے۔ مقابل پر گوریلا جنگ ہے جو موقع پا کر حملہ کرتے ہیں اور نقصان پہنچا کر چھپ جاتے ہیں جن کا پتہ نہیں چلتا۔ قبل ازیں ویت نام میں اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔

لوکل کونسل سے ملاقات

بعد ازاں لوکل کونسل المیرے شہر کے درج ذیل ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

1۔ Mr. Mulck Huijse موصوف کا تعلق سوشل پارٹی سے ہے۔

2۔ Mrs. Saba Sarfraz ان کا تعلق بھی سوشل پارٹی سے ہے۔

3۔ مارک واگنر صاحب۔ چیئرمین Groen Recht پارٹی (یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے بدنام زمانہ سیاستدان Geerat Wilder کے مقابلہ میں نئی پارٹی بنائی ہے۔

4۔ جگدیش سنگھ صاحب۔ ان کا تعلق لوکل پارٹی المیرے Groen Recht سے ہے۔

5۔ بھوپندر سنگھ صاحب۔ یہ بنیادی طور پر یورپ میں سکھ کمیونٹی کے ایک لیڈر کے طور پر جانے جاتے ہیں اور ایک نامور صحافی ہیں اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔

ان مہمانوں سے ملاقات کے دوران ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van Bommel بھی ساتھ موجود رہے۔

ان سبھی احباب نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور کونسل کے ممبران نے المیرے (Almere) شہر کے بارہ میں بتایا کہ پچیس تیس سال قبل المیرے ایک نیا شہر تعمیر ہوا ہے۔ اس سے قبل یہاں سمندر تھا اور کسی شہر کا وجود نہیں تھا۔ یہ شہر سمندر کے پانی دھکیل کر اور وہاں سے زمین حاصل کر کے اس پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس شہر کی آبادی 170 ہزار ہے اور یہ شہر سطح سمندر سے تین میٹر نیچے ہے۔

نن سپیٹ کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ یہ سطح سمندر سے گیارہ میٹر بلند ہے۔

کونسل کی ایک ممبر صبا پرویز صاحبہ نے بتایا کہ ان کا تعلق لاہور سے ہے وہ بارہ تیرہ سال قبل اپنی ایک دوست کے ساتھ ربوہ گئی تھیں اور ربوہ دیکھا تھا۔ ربوہ شہر پسند آیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا ربوہ شہر دوسرے شہروں سے مختلف ہے اگر اب جائیں گی تو بہت تبدیلی دیکھیں گی۔ اب ڈویلپمنٹ کے بہت زیادہ کام ہوئے ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ بنا ہے اور بعض دوسری عمارات بنی ہیں۔

اس سوال کے جواب پر کہ المیرے میں بیت کے لئے جو پلاٹ جماعت احمدیہ لے رہی ہے کیا یہ پلاٹ حضور انور نے دیکھا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ابھی میں نے نہیں دیکھا۔ لیکن اس سے

قبل جو پلاٹ جماعت لے رہی تھی وہ دیکھا تھا اور بڑی اچھی جگہ تھی۔ مجھے پسند آئی تھی۔ اس کے بعد ایک اور پلاٹ بھی زیر غور رہا لیکن وہ مناسب اور موزوں نہیں تھا۔ اب یہ تیسرا پلاٹ ہے جو زیر غور ہے اور بات چیت ہورہی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ میرا ہالینڈ کا پہلا وزٹ نہیں ہے۔ میں ہالینڈ کے تین جلسوں میں شامل ہو چکا ہوں اور اس کے علاوہ ہر سال ایک دو وزٹ تو ہالینڈ کے ہو جاتے ہیں۔

سکھ کمیونٹی کے لیڈر بھوپندر سنگھ صاحب نے بتایا کہ وہ جنگ عظیم اول اور دوم کے بارہ میں کتب لکھ چکے ہیں اور اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس جنگ میں ایک بہت بڑی تعداد میں سکھوں اور مسلمانوں نے بھی شرکت کی تھی اور ہلاک ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد سکھوں اور مسلمانوں کی تھی تا کہ ان لوگوں کو اور نئی آنے والی نسل کو معلوم ہو کہ ان لوگوں کے ساتھ سکھ اور مسلمان بھی بڑی تعداد میں ہلاک ہوئے تھے اور ان کے لئے قربانیاں دی تھیں۔

ایک ممبر نے تیسری جنگ عظیم کے بارہ میں دریافت کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا کرے کہ اب نہ ہو۔ لیکن جس طرف دنیا جا رہی ہے۔ امکان ہے کہ یہ ہوگی۔ دوسری جنگ میں صرف امریکہ کے پاس ایٹم بم تھا اب تو کئی چھوٹے ممالک کے پاس ہے اور یہ ممالک خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو لوگ جنگ کی طرف لے جا رہے ہیں وہ دوسروں کی Respect نہیں کرتے۔ ان کو کسی طرح توجہ دلائی جائے اور بار آور کروایا جائے کہ یہ سخت تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ اس طرف اپنے قدم نہ بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا دوسری جنگ عظیم تو یہاں یورپین لینڈ میں ہوئی تھی لیکن چائنا اور جاپان بھی شامل ہوئے۔ اب اس دفعہ جو جنگ ہوگی وہ ایشین لینڈ مڈل ایسٹ وغیرہ ہوگی اور مغربی طاقتیں اس میں شامل ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا اگلے چھ سات ماہ بہت اہم ہیں۔ بعد میں ممبر پارلیمنٹ نے بھی حضور انور کی رائے کی تائید کی کہ یہ عرصہ بہت اہم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ان لیڈران کو بتائیں کہ جس طرف جا رہے ہیں یہ تباہی کا راستہ ہے۔ میں نے بعض لیڈران کو خطوط بھی لکھے ہیں۔ اوباما کو بھی خط لکھا ہے۔ اس نے میرا خط Receive کر لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس جنگ سے بچائے ورنہ کوئی چھوٹی سی غلطی بھی اس جنگ کا موجب بن سکتی ہے۔

سات بجکر بیس منٹ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔ آخر پر ان تمام مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے کھانا کھایا۔ اس پروگرام کے اختتام پر آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van Bommel نے آج کی تقریب میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کے بعد بتایا کہ آج کا دن میرے لئے ایک غیر معمولی دن ہے۔ خاص طور پر میں حضور کی مصروفیت کی وجہ سے اتنی تفصیل سے ملاقات کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ لیکن حضور انور نے بہت زیادہ وقت دیا اور تفصیل سے باتیں کیں۔ اس نے کہا کہ اب میرا دل بہت مطمئن ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ یہاں آیا ہوں اب میں پہلے سے بڑھ کر جماعت کے لئے کام کروں گا۔

چیئرمین Mr. Mark Wegner Groene Rechts نے کہا کہ میں نے آج پہلی دفعہ آپ کے اس جلسہ میں اور اس تقریب میں شرکت کی جس میں خلیفۃ المسیح موجود تھے۔ ایسی منظم اور آرگنائز تنظیم میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ہمیں یہ پیغام ملا ہے کہ اگر دنیا اس پر عمل کرے تو اس میں دنیا کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔

کونسلر Frans Mulck Huijzen نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں بہت زیادہ خوش ہوں کہ آج یہاں آیا ہوں، جماعت احمدیہ بڑے آرگنائز طریقے سے کام کر رہی ہے۔ جب میں حضور سے ملاقات میں سوال کر رہا تھا تو مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ حضور نے آج جو امن کے حوالہ سے جو بتایا ہے اور حضور امن کے لئے جو کام کر رہے ہیں اس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ میں خوش قسمت ہوں کہ میں آج اس اہم موقع سے محروم نہیں رہا۔

جنرل سیکرٹری Mr. Gudish Singh المیرے پارٹی Groen Rechts نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آکر آپ کی جماعت کو دیکھ کر اور خلیفہ وقت کو دیکھ کر اور خطاب سن کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

خطبہ نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ امۃ البصیر انور بنت مکرم فضل الرحمٰن انور صاحب ہمبرگ جرمنی کا عزیزم منصور احمد مبشر ابن مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ ہے۔

عزیزم منصور احمد مبشر وقف نو ہے اور واقف زندگی ہے۔ بطور مربی اس وقت فرانس میں خدمت سرانجام دے رہا ہے اور یہ مربی کے ہی بیٹے ہیں۔ فضل الرحمٰن انور صاحب، مکرم عبدالرحمٰن انور صاحب کے پوتے ہیں اور لطف الرحمٰن صاحب کے بیٹے ہیں۔ عبدالرحمٰن انور صاحب مرحوم لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ لطف الرحمٰن صاحب نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی ہیں۔ عزیزہ امۃ البصیر ان کی پوتی ہے۔ تو یہ دونوں خاندان اس لحاظ سے وہ ہیں جن کے خاندانوں میں جماعتی خدمات چل رہی ہیں۔ جن کو موقع ملتا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ موقع عطا فرمایا ہے۔

نکاح جو دونوں خاندانوں کے لئے خوشی کا موقع ہوتا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار ہمیں نکاح کے خطبہ میں تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپس کے رحمی رشتوں کو قائم رکھنے اور ان کا لحاظ رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اگلی زندگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ گویا اس خوشی کے موقع پر انسان کو یہ بتایا گیا ہے، ایک مومن کو یہ بتایا گیا ہے کہ تم اسے دنیاوی خوشی نہ سمجھو، بلکہ یہ خوشی تمہیں اس طرف لے جانے والی ہونی چاہئے کہ تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہونا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے ہیں وہاں نئے قائم ہونے والے رشتوں میں بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں جو نئے رشتے قائم ہو رہے ہیں، ان میں جو ایک دوسرے کے خاندانوں کے حقوق ہیں وہ لڑکے نے بھی ادا کرنے ہیں اور لڑکی نے بھی ادا کرنے ہیں اور ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا ہے۔

پس ہمارے ہر نوجوان کو اور ہر نوجوان کے ماں باپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نکاحوں سے صرف ذاتی مفادات نہیں حاصل کرنے چاہئیں بلکہ اصل مقصد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہو تا کہ جب یہ حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر یہی رشتے قائم بھی ہوتے ہیں اور دیرپا بھی ہوتے ہیں اور آئندہ نسلوں میں بھی ان کا اثر قائم رہتا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ عزیزم منصور احمد مبشر واقف زندگی ہے اور ایک واقف زندگی کے جو بھی وسائل ہوتے ہیں، جو بھی لڑکی کسی واقف زندگی کے نکاح میں آرہی ہو تو اس کو یہ علم ہونا چاہئے کہ اس نے ان وسائل کے اندر رہتے ہوئے گزارہ کرنا ہے۔ یورپ میں رہنے والی لڑکیاں جب کسی واقف زندگی کے نکاح میں آتی ہیں۔ شادی کرتی ہیں تو ان کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ یورپ میں رہنے والے واقف زندگی کے لئے ضروری نہیں کہ یورپ میں ہی اس کو رکھا جائے۔ کسی بھی دوسرے ملک میں، تیسری دنیا کے ملک میں بھیجا جا سکتا ہے۔ اگر نظام جماعت بیوی کو ساتھ بھیجتا ہے تو پھر خوشی سے ان کے ساتھ جانا ہے اور پھر دوسرے یہ کہ اپنی ڈیمانڈز کو اتنا نہ پھیلا لینا جو اس کے وسائل سے باہر ہوں۔ یہ نصیحت صرف وقف زندگی کے لئے نہیں، اس کے لئے تو خیر شرط ہے ہی۔ لڑکی کو خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن عموماً میں نے دیکھا ہے کہ رشتے بعض دفعہ اس لئے ٹوٹ رہے ہوتے ہیں، گھروں میں اس لئے جھگڑے پیدا ہو رہے ہوتے ہیں کہ لڑکیوں کی ڈیمانڈز بہت زیادہ ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ لڑکیوں کے ساتھ ان کے گھر والے بھی مل جاتے ہیں اور پھر لڑکا ان ڈیمانڈز کو پورا نہیں کر سکتا، تو پھر جھگڑوں کی بنیاد پڑتی ہے۔ اسی طرح بعض لڑکے بھی، لڑکیوں سے ناجائز زیادتی کرتے ہیں۔ ان کو بھی خیال رکھنا چاہئے۔

پس جیسا کہ شروع میں، میں نے کہا اصل چیز یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھتے ہوئے، تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ان رشتوں کو قائم کرنا چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اگر یہ بات سامنے رہے گی۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے رشتے بھی نبھتے رہیں گے۔ نئے قائم ہونے والے جو رشتے ہیں وہ بھی نبھتے رہیں گے اور آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوں گی۔ اللہ کرے کہ یہ رشتہ جو نیا قائم ہو رہا ہے وہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور ان روایات کو قائم کرنے والا ہو جو ان دونوں گھروں کی، خاندانوں کی ہیں یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی۔ ان چند الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ دعا کرلیں۔

دعا کے بعد عزیزم منصور احمد مبشر صاحب، نصیر احمد شاہد صاحب مربی فرانس اور لڑکی کے والد مکرم فضل الرحمٰن انور صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم الیاس احمد صاحب صدر حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ تحریر کرتے ہیں۔

نعمانہ منظور بنت مکرم منظور احمد صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ اور معلم سلسلہ مکرم نعمات احمد نیر صاحب کو ملی۔ موصوفہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور مکرم نواب دین صاحب کی پوتی ہے۔ مورخہ 20 مئی 2012ء کو بچی کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن نے بچی سے قرآن کریم سنا بعدازاں سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ و نائب صدر لجنہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو قرآن کے انوار سے معمور فرمائے اور ہم سب کو قرآن کریم کی حقیقی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

۞ مکرم رانا افتخار احمد صاحب ولد رانا انور جاوید صاحب وصیت نمبر 54200 نے مورخہ 10 مارچ 2006ء کو 7/8 طارق کالونی سوڈیوال کوارٹر ملتان روڈ لاہور سے وصیت کی تھی۔ موصی کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ پتہ یا فون کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

۞ مکرم طارق احمد صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب وصیت نمبر 54155 نے مورخہ 2 مارچ 2006ء کو احمد نگر ربوہ سے وصیت کی تھی۔ موصی کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

۞ مکرمہ ثوبیہ کنول صاحبہ بنت مکرم الطاف احمد کنول صاحب وصیت نمبر 39363 نے مورخہ 21/اگست 2004ء کو مکان نمبر 167 سیکٹر E/2 میر پور آزاد کشمیر سے وصیت کی تھی۔ سال 2006/07 سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

۞ مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ وکالت علیا تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور خاص احسان سے خاکسار کو 3 مئی 2012ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے عبید اللہ مراد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر میاں محمد طفیل نسیم صاحب سانگلہ ہل کا پوتا اور مکرم میاں سرفراز احمد صاحب سانگلہ ہل کا نواسا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی والا، والدین و خاندان اور جماعت کیلئے نافع وجود، دین کا مخلص و سچا خادم، خلافت کا حقیقی غلام اور نیک نامی کا باعث بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم عبدالحفیظ محمود صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیوی محترمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ کا مورخہ 9 مئی 2012ء کو گردے کی نالی میں پتھری کا آپریشن ہوا تھا ایک ماہ فضل عمر ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد گھر آ گئی ہیں ابھی بخار ہو جاتا ہے اور شوگر بھی ہوگئی ہے کمزوری بہت زیادہ ہے جس سے چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔

اسی طرح خاکسار کا بیٹا رشیق محمود واقف نو برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہے۔ شیخ زید ہسپتال لاہور میں تین آپریشن ہوئے ہیں اور ریڈیو تھراپی شوکت خانم ہسپتال لاہور سے بھی ہوئی ہے کچھ دنوں سے اس کو بھی کافی تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم ان دونوں کو جلد سے جلد صحت و تندرستی سے نوازے معجزانہ طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر منیر الدین سیال صاحب حلقہ وحدت کالونی لاہور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ یوم خلافت

(مجلس نابینا ربوہ)

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس نابینا ربوہ کو خلافت لائبریری ربوہ کے چلڈرن سیکشن میں مورخہ 28 مئی 2012ء کو جلسہ یوم خلافت منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ جس میں 25 افراد نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد ایک نظم پیش کی گئی اور دوسری تقریر مکرم ناصر احمد ملہی صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر کی۔ پھر صدر صاحب مجلس نے حاضرین سے خلافت کے حوالہ سے خطاب کیا۔ دوران جلسہ تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ بھی پیش کی گئی۔ آخر پر مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ نے تمام شاملین جلسہ، انتظامیہ اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد صدر صاحب مجلس نے دعا کروائی۔ یوں جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا بعدازاں 1:30 بجے دوپہر تمام دوستوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

۞ محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

محترمہ سیدہ قیصرہ ظفر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نمبر 1 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے جوڑوں میں درد رہتا ہے جس کی وجہ سے کمزوری ہے اور چلنا پھرنا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ نیز ان کے میاں مکرم سید ظفر اقبال ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ وحدت کالونی لاہور بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترمہ رفعت ہاشمی صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد ہاشمی صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد محمود بھلر صاحب سیکرٹری امانت تربیت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

کیپسول زیابیطس

بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے

کیپسول فشار

ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)

فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

تقریب آمین

۞ مکرم بشیر احمد صاحب کینبرا آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی ازکیٰ رغیبہ نظام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 سال 2 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا۔ مورخہ 25 مارچ 2012ء کو گرفن سنٹر کینبرا میں تقریب آمین منعقد کی گئی جس میں مکرم عبداللطیف صاحب صدر صاحب جماعت احمدیہ کینبرا نے بچی سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا۔ بچی مکرم غلام محمد صاحب دارالعلوم ربوہ کی پوتی اور مکرم اعجاز احمد صاحب مرحوم دارالرحمت ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1 طارق احمد صاحب کی قربانی)

مکرم طارق احمد صاحب کے قتل سے تقریباً بیس روز قبل ان کے ہم زلف مکرم مجیب احمد صاحب کو 93/TDA ضلع لیہ میں ہی نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائر کر کے زخمی کر دیا تھا، ان کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے۔

مرحوم کے برادر نسبتی مکرم عارف احمد گل صاحب مربی سلسلہ نے بتایا آپ ہر کسی کے ساتھ خوش ہو کر ملتے تھے۔ نہ ہی کسی کے ساتھ کوئی زائد گفتگو کرتے تھے اور نہ ہی کسی بری محفل میں اٹھنا بیٹھنا تھا۔ پیشہ کے لحاظ سے زمیندار تھے اور ایک پولٹری فارم بھی بنا رکھا تھا۔ مرحوم کا اکثر وقت زمینوں، گھر اور پولٹری فارم پر ہی گزرتا تھا۔ مرحوم کی ملکیتی اراضی 25 ایکڑ تھی اور مالی طور پر کافی بہتر تھے۔ مرحوم کا بچوں کے ساتھ بہت ہی پیار تھا اور بچے بھی اپنے والد سے بہت محبت کرتے تھے۔

مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ، 6 بیٹے، رؤف احمد عمر 18 سال طالب علم کلاس ایف ایس سی، نوید احمد عمر 16 سال طالب علم کلاس میٹرک، طاہر احمد عمر 8 سال کلاس اول، منعم شہزاد احمد عمر 6 سال کلاس نرسری، ظفر اللہ عمر 4 سال، عبداللہ عمر 2 سال اور 2 بیٹیاں عزیزہ زرتاشہ پروین عمر 14 سال، کلاس مڈل، عزیزہ ماہ رخ عمر 10 سال کلاس اول یادگار چھوڑی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 مئی 2012ء کے خطبہ جمعہ میں ان کی شہادت کا واقعہ بیان فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی

اوگرا نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا جس کے تحت پٹرول 3.39 روپے فی لیٹر، مٹی کا تیل 5.90 روپے، ہائی سپیڈ ڈیزل 1.23 روپے، ہائی آکٹین 10.74 روپے اور لائٹ ڈیزل 5.84 روپے فی لیٹر سستا ہوگیا ہے۔

ملتان اور بہاولپور 2 نئے صوبوں کیلئے ریفرنس

صدر پاکستان نے پنجاب میں دو نئے صوبے بنانے کیلئے کمیشن کی تشکیل بارے ریفرنس قومی اسمبلی کی سپیکر کو بھیج دیا۔ نئے صوبوں کا کمیشن 6 سینٹرز، قومی اسمبلی کے 6 اراکین اور پنجاب کی صوبائی اسمبلی کے 2 ارکان پر مشتمل ہوگا۔ یہ کمیشن پنجاب میں ملتان اور بہاولپور کے نام سے قائم کئے جانے والے دو نئے صوبوں سے متعلقہ امور کا جائزہ لے گا اور دونوں صوبوں کے قیام کیلئے آئین میں ترامیم کے عمل کو آگے بڑھائے گا۔

15 سالہ امریکی طالب علم نے لبلبے کے کینسر کا نیا طریقہ علاج دریافت کرلیا

امریکی شہر گراؤنز ویلی کے 15 سالہ جیک اینڈرا کا نے لبلبے کے کینسر کے علاج کا نیا طریقہ دریافت کرنے پر اس سال کے انٹرنیشنل سائنس اینڈ انجینئرنگ فیئر میں پہلا انعام حاصل کیا۔ جیک نے جدید طریقہ علاج میں خون اور پیشاب کو ٹیسٹ کرنے والے سادہ طریقے کے تحت ڈپ سٹک سنسر استعمال کیا جس کے استعمال سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ مریض میں لبلبے کے کینسر کی ابتدائی علامات پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جیک کی تحقیق کے نتائج 90 فیصد درست ہیں اور یہ طریقہ علاج جاری طریقہ سے 28 گنا تیز اور 28 گنا کم خرچ ہے اور جاری طریقہ ٹیسٹ سے 100 فیصد سے زائد حساس ہے۔ جیک نے گورڈن ای مور ایوارڈ حاصل کیا جو اینٹل کے شریک بانی ریٹائرڈ چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر کے نام پر جاری کیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ 75 ہزار ڈالر دیئے جاتے ہیں۔

ضرورت ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پاکستان سٹوڈیوز میں حسب ذیل دو آسامیاں خالی ہیں صرف وہ مرد امیدواران جو دینی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر وقف کی روح کے ساتھ سخت محنت اور لگن سے کام کرنے کی امنگ رکھتے ہوں فوری طور پر رجوع کریں۔

آڈیو ویڈیو ایڈیٹر

(ایک) بی ایس کمپیوٹر گرافکس رفلم میکنگ رماس کمیونیکیشن مع کسی ٹی وی چینل یا پروڈکشن ہاوس میں کام کا تجربہ۔

اپنی اسناد اور تجربے کے سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی کے ساتھ اپنا CV بھجوائیں۔

Adobe Media Suit پر کام کرنے کا تجربہ ضروری ہے خصوصاً Adobe Premier اور Adobe Photo Shop اور After Effects پر کام کا تجربہ ہو۔ کیمرہ ورک اور اس کی ٹیکنیکس سے آگاہی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اضافی تجربہ ہو تو اس کا ذکر کریں۔ **واقفین نو کو ترجیح دی جائے گی۔**

سکرپٹ رائٹر (ایک) ماس کمیونیکیشن میں بی ایس ر ایم اے جرنلزم ر ایم ایس سی ماس کمیونیکیشن، کسی ٹی وی چینل یا پروڈکشن ہاؤس میں سکرپٹ لکھنے کا تجربہ اپنا مکمل پروفائل و اسناد کی فوٹو کاپی اپنی درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔ **واقفین نو کو ترجیح دی جائے گی۔**

اپنی درخواستیں مورخہ **15 جون 2012ء** تک بنام ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائیں یا حسب ذیل ای میل ایڈریس پر ای میل کر دیں۔ pakistan@mta.tv

مزید معلومات کیلئے حسب ذیل ٹیلیفون نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

+92476212281-+92476212630

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے ربوہ)

خالی آسامیاں

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مندرجہ ذیل سپیشلسٹ / رجسٹرار / پیرامیڈیکل میں مزید آسامیوں کی فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے۔

گائنی سپیشلسٹ، آئی سپیشلسٹ، پیڈز/میڈیکل/سرجیکل رجسٹرار، لیبارٹری اسسٹنٹ اور ریڈیوگرافر

فضل عمر ہسپتال ہاؤس جاب کیلئے PMDC سے Recognize ہے۔ مندرجہ ذیل Specialties میں ہاؤس جاب کے خواہشمند ڈاکٹر صاحبان Paid House job کیلئے ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کو اپنے صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ درخواست دے سکتے ہیں۔ کوالیفائیڈ تجربہ کار ڈاکٹر صاحبان کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ فون نمبر: 047-6215646 پر کر سکتے ہیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم بشارت احمد صابر صاحب کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اینجیو پلاسٹی متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم بشیر احمد تبسم صاحب معلم سلسلہ مسلم گنج منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ تنزیلہ بشیر صاحبہ بوجہ ہیپا ٹائٹس اور ہیضہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 2 جون	
طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:11

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10

ناصر نایاب کلاتھ
اب دوکان گلی نمبر 1 بالکل سنٹر میں منتقل ہوگئی ہے
موسم گرما کا سٹاک حاضر ہے۔
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ ربوہ: 0476213434 موبائل: 0323-4049003

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیاء شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کرکے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم) چشمہ فیض کا مشہور دواخانہ مطب حمید
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com